بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۵/۲۰ | ۲۷ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۱۳ شعبان ۱۳۸۶ھ ۲۷ نومبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۷۶ |
|---|---|---|

## اخبار احمدیہ

— • ربوہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ء سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق ۲۴ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— • ربوہ ۲۶ نومبر۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو بخشش سے اب آرام ہے اور اپریشن کے بعد عام کمزوری میں بھی آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔ مگر بحالیٔ صحت کی رفتار کم ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— • ربوہ ۲۶ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اسلامی معاشرہ کے بنیادی اصولوں کو واضح کیا اور اس ضمن میں قرآنی آیات اور احادیث نبوی کی رو سے باہمی محبت و اخوت خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور کامل اطاعت نیز نظام کی پابندی اور ان کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ شریعت کی رو سے اطاعت خوش دلی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ ایسی اطاعت دین کا خلاصہ اور اس کی روح ہے۔ اس کے بغیر اسلامی معاشرہ قائم نہیں ہو سکتا۔ اور ہم اس کی برکات سے صحیح معنوں میں بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔

— • ربوہ ۲۶ نومبر۔ ہفتہ گزشتہ ۱۹ نومبر تا ۲۴ نومبر میں درجہ ذیل احباب نے مختلف تربیتی عناوین پر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں تقاریر کیں۔ (۱) مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل (۲) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر (۳) محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب فاضل (۴) محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ (۵) محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان (۶) محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال۔ آج ۲۶ نومبر بروز ہفتہ اس سلسلہ کی آخری تقریر امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل فرمائیں گے۔

— • ربوہ ۲۶ نومبر۔ عالمی عدالت کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کل لاہور سے بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لائے۔ یہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد آپ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے چیئرمین کی حیثیت سے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ نیز ربوہ کے مقامی اخبارات کے نمائندگان سے ملاقات فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر کی زیر تعمیر عمارت کا معائنہ فرمایا۔ پھر مسجد مبارک میں نماز جمعہ ادا کی۔ اور نماز کے بعد لاہور واپس تشریف لے گئے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# جن عبادات میں اخلاص نہ ہو وہ کسی وقعت اور قدر کے لائق نہیں

## عبادات اسی وقت بابرکت ہوتی ہیں جب دل اور زبان میں پوری صلح ہو

"حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بڑے مخلص اور شان کے لائق تھے۔ کیا ان کے عہد میں لوگ نماز روزہ نہ کرتے تھے؟ پھر ان کو سب پر سبقت اور فضیلت کیوں ہے؟ اس لئے کہ دوسروں میں وہ بات نہ تھی جو ان میں تھی۔ یہ ایک روح ہوتی ہے جب پیدا ہوتی ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں میں شامل کر لیتا ہے۔ لیکن وہ ملونی زندگی خدا تعالیٰ کو منظور نہیں جو نماز اور روزہ کی حالت اور صورت میں ریاکاری اور تصنع سے آدمی بنا لیتا ہے۔ ایسے لوگوں میں زبان کی چالاکیاں اور منطق بڑھ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو لاف و گزاف پسند نہیں وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز، روزہ اور زکوٰۃ و صدقات کسی وقعت اور قدر کے لائق نہیں جن میں اخلاص نہ ہو بلکہ وہ لعنت ہیں۔ یہ اسی وقت بابرکت ہوتے ہیں جب دل اور زبان میں پوری صلح ہو۔

خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ وہ دل کے نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے، انسان جو محدود العلم ہے اور جس کی نظر وسیع نہیں ہے دھوکا کھا سکتا ہے ......... غرض بات یہ ہے کہ جس طرح دنیوی امور میں دھوکے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح پر ان گدی نشینوں اور علماء کے دھوکے ہیں جو اس سلسلہ کی مخالفت میں مختلف قسم کی روکیں پیدا کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ جو سادہ دل ہوتے ہیں اور ان کو پوری واقفیت اس سلسلہ کی نہیں ہوتی ان کو دھوکا لگ جاتا ہے اور وہ ناراستی کے دوست ہو جاتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہو تو انسان روحانی طور پر جوہر شناس ہو جائیں۔ بہت ہی کم لوگ ہوتے ہیں جو اس جوہر کو شناخت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ۳۸۴ تا ۳۸۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۶ء

# اسلام پسند عناصر کیلئے لمحہ فکریہ

## بھارت کے مسلمان کیا کریں

(۵)

گزشتہ اشاعتوں میں ہم نے جو کچھ بھارت کے مسلمانوں کو ہندو اکثریت سے فاصلے کم کرنے کے متعلق لکھا ہے۔ ان میں ہم نے زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ اگر مسلمان اسلام پر پوری طرح عامل ہو جائیں تو یہ بات اتنی مشکل نہیں جتنی کہ شاید نظر آتی ہے۔ اس وقت بھارت کے مسلمان سخت مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور ان کی تعداد بھی ایسی نہیں کہ ان کو نظر انداز کیا جا سکے۔ ان کی تعداد بھارت میں کسی طرح پانچ کروڑ سے کم نہیں ہے۔ اتنی آبادی ایک متوسط ملک کی ہو سکتی ہے۔ بہت سے ممالک آج منصہ شہود پر ایسے آ چکے ہیں جن کی آبادی بھارت کے مسلمانوں سے کہیں تیسرا بلکہ چوتھا یا پانچواں حصہ بھی نہیں۔ بہر حال بھارت جیسے ملک میں بھی خاص نسبت رکھتی ہے۔ اور اگر مسلمان لیڈر اور اہل علم حضرات اس طرف متوجہ ہو جائیں اور خاص طور پر ہندوؤں میں تعاون علی البر کے اصولوں کے مطابق تحریکیں چلائیں تو بغیر اپنے مذہب سے ایک انچ بھی ہٹنے کے ہندوؤں کے دلوں سے اس کینہ اور تعصب کو بڑی حد تک نکالا جا سکتا ہے جو امتداد زمانہ سے مستقل ہوتا چلا آیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ پیغام صلح میں وضاحت کی ہے کہ تعصب سے بڑی روک اختلاف مذہب ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ جو کینہ اور دشمنی مسلمانوں اور ہندوؤں میں ایک دوسرے کے خلاف ہے وہ اپنے اپنے مذہب کے مطابق صحیح لائحہ عمل نہ اختیار کرنے کی وجہ سے ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رواداری کے اصول کی بھی وضاحت فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ اسلام تمام مذاہب کے پیشواؤں اور تمام کتب کی عزت کرنا سکھلاتا ہے اور کسی کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔

یہ بات ایک مسلمان کی فطرت میں داخل ہو چکی ہے۔ چنانچہ مسلمان کسی نبی کی خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ میں مبعوث ہوا ہو خیالی تصویر بنانا بھی جائز نہیں سمجھتا۔ وہ نہ صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی تصویر کو برا خیال کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت موسیٰ و حضرت عیسے علیہ السلام کی ایسی تصاویر کو بھی پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ پاکستان میں کوئی ایسی فلم جائز قرار نہیں پاتی۔ جس میں کسی نبی اللہ کا پارٹ تصویر کی صورت میں ادا کیا گیا ہو۔ کیونکہ ایک مسلمان سمجھتا ہے کہ نبی اللہ کی خیالی تصاویر بت پرستی کی تائید کرتی ہیں۔ اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ تاہم اس جذبے کے ہوتے ہوئے بھی اسلام اس کو یہ سکھاتا ہے۔ کہ بت پرست قوم کے بتوں کو بھی برا نہ کہا جائے۔ تا کہ دوسروں کی دلشکنی نہ ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو برا کہنا شروع کر دیں۔ اس لحاظ سے ایک مسلمان کے جذبات نہایت روادارانہ ہوتے چاہئیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوؤں کے ساتھ صلح و محبت سے رہنے کے لئے جو اصول پیش کئے ہیں۔ وہ انہی اسلامی اصول کی بنیاد پر ہیں۔ آپ نے اس ضمن میں یہاں تک فرمایا ہے کہ:

"میں اس وقت کسی خاص قوم کو ملزم و مورد ملامت کرنا نہیں چاہتا اور کسی کا دل دکھانا نہیں چاہتا ہوں بلکہ نہایت افسوس سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔ اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی۔ اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ لا نفرق بین احد منھم و نحن لہ مسلمون۔ یعنی اے مسلمانو! تم یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں۔ اگر ایسی صحیح کر کوئی الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو۔ قرآن شریف نے خدا کی عام رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے کیا یعقوب اور کیا اسحاق اور کیا موسیٰ اور کیا داؤد اور کیا عیسیٰ سب کی نبوت کو مان لیا۔ اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گزرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو مکار اور کذاب نہیں کہا۔ بلکہ صاف طور پر کہہ دیا کہ ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گزرے ہیں۔ اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی۔ مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت سے دیکھتی ہے۔

اے ہموطن پیارو! میں نے یہ بیان آپ کی خدمت میں اس لئے نہیں کیا۔ کہ میں آپ کو دکھ دوں۔ یا آپ کی دلشکنی کروں۔ بلکہ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے۔ اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کر لیا ہے۔ کہ دوسری قوم کے نبیوں کو بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں۔ وہ نہ صرف بے جا طریق سے جس کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ خدا کے گنہگار ہیں۔ بلکہ وہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہیں کہ بنی نوع میں نفاق اور دشمنی کا بیج بوتے ہیں۔ آپ دل تھام کر اس بات کا مجھے جواب دیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے یا اس کی ماں پر کوئی تہمت لگا دے۔ تو کیا وہ اپنے باپ کی عزت پر آپ حملہ نہیں کرتا۔ اور اگر وہ شخص جس کو ایسی گالی دی گئی ہے جواب میں اسی طرح گالی سنا دے۔ تو کیا یہ کہنا بے محل ہوگا کہ بالمقابل گالی دیئے جانے کا دراصل وہی شخص موجب ہے جس نے گالی دینے میں سبقت کی۔ اور اس صورت میں اپنے باپ اور ماں کی عزت کا خود دشمن ہوگا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریق ادب اور اخلاق کا سبق سکھایا ہے۔ کہ وہ فرماتا ہے کہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم (سورۃ الانعام الجزو ۷) یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے۔ کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں۔ اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بت کچھ چیز نہیں ہیں۔ مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو۔ اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے اس کو یاد کرتے۔ اور وحشیانہ طریقوں سے اس کی عزت اور چال چلن پر حملہ کرتے ہیں وہ بزرگ نبی جس کا نام لیتے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اترتے ہیں اور اس کے احکام کے آگے سر جھکاتے اور اپنے تئیں اس کے ادنےٰ غلاموں سے شمار کرتے ہیں۔ کیا یہ عزت خدا کی طرف سے نہیں۔ خدا داد عزت کے مقابل پر تحقیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید ظاہر کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھلائے ہیں۔ کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس میں بیس کروڑ انسانوں کا معبودی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارے میں جو آج تک ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر کسی نبی میں پائی نہیں جاتی"

(پیغام صلح ص۳۸ تا ص۴۲)

---

## آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ (منیجر الفضل)

# حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک خطبہ

(سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک خطبہ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے احباب اسے پوری توجہ سے پڑھیں اور اپنی زندگی میں اسے زیرِ عمل رکھیں)

ابن عساکر نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے (ایک مرتبہ) خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:-

"ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں اور ہم سب موت کے بعد اسی سے عزت و اکرام کے طالب ہیں یقیناً میری اور تم سب کی موت قریب ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔ اللہ نے آپؐ کو بشارت دینے والا اور تنبیہہ کرنے والا اور ایک چمکتا ہوا سورج بنا کر بھیجا تاکہ جو زندہ ہیں ان کو انذار کریں اور انکار کرنے والوں پر حجّت تمام ہو جائے۔ پس جو اللہ اور اسکے رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ ہدایت پا گیا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گا۔ میں تم کو تاکیدی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو اور خدا کے اس حکم کو جو اس نے بطور شریعت تمہارے لئے مقرر کیا ہے اور تمہیں اس کی طرف رہنمائی کی ہے مضبوطی سے پکڑ لو کیونکہ اسلام کی ہدایت کا خلاصہ کلمۂ توحید کے بعد یہ ہے کہ جس کو اللہ نے تمہارا امیر بنایا ہے اس کی بات سنو اور مانو کیونکہ جو اللہ اور نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے والوں کی اطاعت کرے وہ کامیاب ہو گیا اور جو حق اس کے ذمہ تھا وہ اس نے ادا کر دیا۔ نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچو کیونکہ جو شخص نفسانی خواہشات اور لالچ اور غصہ سے بچ گیا وہ بامراد ہو گیا۔ تم کبر و غرور سے بچو۔ اس شخص کو غرور کا حق ہی کیا ہے جو مٹی سے پیدا ہوا اور وہ اسی مٹی میں لوٹ جائے گا اور کیڑے اس کو کھائیں گے اور جو آج زندہ ہے اور کل مر جائے گا۔ پس ہر دن اور ہر گھڑی عمل میں لگے رہو۔ مظلوم کی بد دعا سے بچو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور صبر کرو کیونکہ صبر کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا اور محتاط رہو کہ احتیاط نفع مند ہے اور عمل کرو کیونکہ عمل مقبول ہے۔ اللہ نے جس عذاب سے ڈرایا ہے اس سے ڈرتے رہو اور جس رحمت کا وعدہ کیا ہے اس کی طرف تیزی سے بڑھو اور سمجھو اور خوب سمجھو اور بچو اور بہت بچو کیونکہ اللہ نے تمہارے سامنے وضاحت سے وہ باتیں بیان کر دی ہیں جن کی وجہ سے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے اور وہ امور بھی بتا دئے ہیں جن کے ذریعہ سے تم سے پہلے لوگ نجات پا گئے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں حلال و حرام چیزیں اور پسندیدہ و ناپسندیدہ اعمال کھول کر بتا دئے ہیں میں نہیں چاہتا کہ تمہیں یا اپنے آپ کو (اس خیر سے) محروم رکھوں۔ سب توفیق اللہ سے ہی ملتی ہے اور سب طاقت و قوت اللہ کو ہی حاصل ہے اور یاد رکھو کہ اگر تم خلوص کے ساتھ اعمال بجالاؤ تو تم نے اپنے رب کی اطاعت کی ہے۔ اور اپنی خوش قسمتی کا تحفّظ کر لیا ہے۔ اور قابلِ رشک قرار پا گئے ہو اور جو دینی اعمال تم فرائض سے زائد اپنی خوشی سے بجالاؤ ان کو اپنے آگے نوافل کے طور پر بھیجو تاکہ اپنی گزشتہ فروگزاشتوں کی تلافی کر سکو۔ نیز وہ آئندہ احتیاج اور ضرورت کے وقت تمہارے کام آئیں گے۔ پھر اے بندگانِ خدا! اپنے بھائیوں اور دوستوں کے متعلق بھی سوچو جو فوت ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ پا لیا اور اپنے ٹھکانہ پر پہنچ گئے اور موت کے بعد حسبِ اعمال شقاوت یا سعادت کے وارث بن گئے۔ یقیناً اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ اور انسانوں کے درمیان کوئی خاندانی رشتہ داری کا تعلق نہیں جس کے بدلہ میں اللہ ان کو خیر عطا کرے یا دُکھ سے بچائے۔ ہاں یہ چیز اللہ کی اطاعت اور اس کے حکم کی پیروی سے ملتی ہے۔ وہ سُکھ سُکھ نہیں جس کے بعد دوزخ ملے اور وہ دُکھ دُکھ نہیں جس کا نتیجہ جنت ہو۔ مجھے یہی کہنا تھا اور میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ اور اپنے نبیؐ پر درود بھیجو اللہ کی طرف سے سلام اور رحمت اور برکات آپؐ پر ہوں۔"

(تاریخ الخلفاء السیوطی)

قسط ۱

# سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ سندھ کے کچھ کوائف

## احمدی جماعتوں کی طرف سے اپنے محبوب امام سے اخلاص و محبت کا والہانہ اظہار

(مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بروز بدھ ۹ر نومبر ۶۶ء نو بجے صبح بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے روانہ سندھ ہوئے گاڑی آنے سے ایک گھنٹہ قبل ہی اہلِ ربوہ مرد و زن، بوڑھے اور جوان اسٹیشن پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ حضور پُرنور بمع بیگم صاحبہ پونے نو بجے سے کچھ پہلے اسٹیشن پر تشریف لے آئے۔ اور سب بزرگوں، دوستوں اور بچوں کو مصافحہ کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ آخر گاڑی آنے سے کچھ پہلے حضور پُرنور نے دُعا فرمائی جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے۔ گاڑی روانہ ہوتے وقت اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، مختلف نعرے بلند ہوئے اور اہلِ ربوہ نے نہایت محبت اور خلوص کے ساتھ اپنے پیارے امام کو الوداع کہا۔ ایک شاندار الوداعی اجتماع بہت سالوں کے بعد دیکھنے میں آیا۔ اور وہ نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا جو سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نظر آیا کرتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے خاندان کے بعض افراد چنیوٹ تک الوداع کہنے کے لئے آئے۔

اس سفر میں چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت بحیثیت پرائیویٹ سیکرٹری حضور پُرنور کے ساتھ ہیں۔

سفر میں جہاں جہاں گاڑی پہنچی اخلاص و عقیدت میں ڈوبی ہوئی روحیں آپ کی زیارت اور ملاقات کے لئے موجود تھیں۔ چک جھمرا میں دوستوں نے ملاقات کے علاوہ حضور پُرنور سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل کیا۔

لائلپور میں بہت سے فدایانِ شمع احمدیت حضور پُرنور کی زیارت کیلئے بیتاب کھڑے تھے۔ جب تک گاڑی کھڑی رہی سب دوست حضور پُرنور کے پاس کھڑے رہے اور مختلف امور کے متعلق حضور سے گفتگو ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ گاڑی چل دی۔

گاڑی گوجرہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو جاں نثاروں نے حضور کے پاس جمع ہو کر ملاقات کی اور مصافحہ کیا۔ جہاں حضور ان کے لئے دعا فرما رہے تھے وہاں وہ بھی اپنے محبوب راہنما کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مردوں کے علاوہ مستورات بھی اپنے امام کے استقبال کے لئے کھڑی تھیں۔ جہاں مردوں نے حضور پُرنور سے مصافحہ کیا مستورات نے بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔ یہاں کئی بچوں کو دیکھا گیا کہ وہ بڑی بے تابی سے اپنے باپ بھائی یا کسی دوسرے رشتہ دار سے کہہ رہے تھے کہ ہمیں اٹھاؤ تاکہ ہم اپنے امام کی زیارت کر سکیں۔ چنانچہ کئی دوستوں نے انہیں کندھوں پر اٹھا لیا۔

ایک بجے کے لگ بھگ گاڑی شورکوٹ پہنچی۔ اسٹیشن پر کئی احمدی مردوں اور عورتوں کا ہجوم حضور پُرنور کی زیارت کیلئے منتظر کھڑا تھا۔ چونکہ حضور پُرنور کا ڈبہ گاڑی کے پچھلے حصہ میں تھا اس لئے وہ ہجوم بڑی بیتابی سے پیچھے کو لپکا اور اپنے پیارے امام کی زیارت کر کے محظوظ ہوا۔ چہروں پر محبت اور عقیدت کے آثار نمایاں تھے۔

وہاں میاں بشیر احمد صاحب امیر ضلع جھنگ نے حضور پُرنور کے لئے کھانا اور باقی تمام عملہ کے لئے بھی دوپہر کا انتظام کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جب گاڑی خانیوال پہنچی تو پہلے سے بھی بڑا ہجوم دکھائی دیا جو مردوں، بچوں اور مستورات پر مشتمل تھا۔ گاڑی کھڑے ہوتے ہی سب دوست حضور پُرنور کی طرف لپکے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ وہ سب سے پہلے مصافحہ سے مشرف ہو اور اپنے پیارے کے بالکل قریب کھڑا ہونے کی اسے سعادت حاصل ہو۔

اس فدائیت کو دیکھ کر بعض نا واقف پوچھ رہے تھے کہ یہ کون بزرگ ہیں جن کی زیارت اور ملاقات کے لئے یہ لوگ اس قدر بے تاب ہیں۔

گاڑی ملتان پہنچی تو خانیوال کے

[redacted]

ہجوم سے بھی زیادہ احباب اپنے امام کی آمد کے منتظر کھڑے دیکھے گئے۔ گاڑی پہنچنے پر دوستوں نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ دوست ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ارشاد ہوا کہ قطار باندھو۔ چنانچہ باقی دوست قطاروں میں کھڑے ہو گئے اور ایک ایک کرکے مصافحہ کرتے گئے۔ معلوم ایسا ہوتا تھا کہ ان میں سے ہر ایک اپنے امام کی زیارت اور مصافحہ کے لئے بیتاب ہے اور لپکا آ رہا ہے۔

جماعت ملتان نے حضور پُر نور کے سارے قافلہ کے لئے عصرانہ کا انتظام کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

عین مغرب کے وقت گاڑی لودھراں کے اسٹیشن پر کھڑی ہوئی۔ وہاں بھی احمدی مرد اور احمدی مستورات اور بچے حضور پُر نور کی زیارت کے لئے کھڑے تھے۔ بعض دوست دُور دُور سے تشریف لائے تھے۔ چنانچہ دو تین دوست دنیا پور سے اور ڈاکٹر محمد دین صاحب وہاڑی سے وہاں آئے ہوئے تھے۔ احمدی مستورات میں سے ایک بہن نے بڑی بیتابی اور بے قراری کی حالت میں دریافت کیا کہ حضور پُر نور کی بیگم صاحبہ کی زیارت کیسے ہو؟ حضور پُر نور کے ڈبے کی طرف اشارہ کیا گیا تو وہ اس طرف لپکی۔

لودھراں کے اسٹیشن پر دو نوجوان ایک جھنڈا پکڑے کھڑے تھے جس پر موٹے حروف میں الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ لکھا تھا۔ اور اس کے نیچے لکھا تھا "جماعتِ احمدیہ لودھراں"۔ تمام مسافروں کی نظریں جماعتِ احمدیہ کے افراد اور پھر ان کے امام کی طرف اُٹھ رہی تھیں۔ وہاں سے گاڑی چند منٹ میں ہی بہاولپور پہنچ گئی جہاں بہت سے دوست اپنے پیارے امام کی زیارت کے لئے کھڑے تھے۔ گاڑی کھڑی ہوتے ہی دوستوں نے مصافحہ شروع کر دیا۔ مستورات نے درخواست کی کہ انہیں بیگم صاحبہ سے ملاقات کرنے کی اجازت دی جائے۔ وقت کی تنگی اور مستورات کو لمبے راستے سے جو اندر جانے کی وقت تھی اسے دُور کرنے کے لئے حضور پُر نور اپنے ڈبّے سے نیچے اُتر آئے۔ اس طرح مستورات نے تھوڑے سے وقت میں ہی بیگم صاحبہ سے ملاقات کر لی۔ اور مردوں نے بھی حضور پُر نور سے مصافحہ کر لیا۔ آخر گاڑی وہاں سے روانہ ہوئی اور تمام احمدی افراد نے نہایت پیار اور محبت کے انداز میں اپنے امام کو الوداع کہا۔

حضور پُر نور کے لئے اور تمام قافلہ کے لئے رات کا کھانا چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر ضلع بہاولپور نے پیش کیا۔

اسی طرح جب گاڑی خانپور پہنچی تو گو آرام کا وقت تھا اور کافی دیر ہو چکی تھی لیکن پھر بھی بہت سے دوست اسٹیشن پر جمع تھے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے امام کی زیارت کی اور مصافحہ سے مشرف ہوا۔ چند منٹوں کے بعد گاڑی وہاں سے روانہ ہوئی۔ اور تمام دوستوں نے اپنے محبوب امام کو دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کے ساتھ روانہ کیا۔

خانپور کے بعد گاڑی رحیم یار خاں ٹھہری وہاں بھی بہت سے احباب موجود تھے۔ اس میں مردوں کے علاوہ مستورات بھی تھیں۔ مردوں نے نہایت وقار سے باری باری حضور پُر نور سے مصافحہ کیا۔ ساتھ ساتھ دعا کے لئے درخواست کرتے گئے۔ رات کا ایک بڑا حصہ گزر جانے کے باوجود جماعت کے بھائیوں اور بہنوں کا اس طرح جمع ہونا ظاہر کرتا ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو اپنے امام سے کتنی محبّت اور عقیدت ہے۔ پھر پیارے امام کو دیکھئے کہ اپنے آرام کا کوئی خیال نہیں۔ ہر اسٹیشن پر کھڑے ہو کر مصافحہ فرماتے اور دوستوں کے حالات بھی دریافت فرماتے اور جب تک گاڑی کھڑی رہتی آپ بھی کھڑے ہی رہتے۔

اس کے بعد صادق آباد کے اسٹیشن پر گاڑی پہنچی وہاں بھی دوستوں نے حضور پُر نور کی زیارت کی۔

نصف رات گاڑی روہڑی پہنچی وہاں بھی تیس چالیس دوست حضور پُر نور کی زیارت کے لئے حاضر تھے۔ لیکن جب انہیں بتایا گیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آرام فرما رہے ہیں تو انہوں نے حضور ایدہ اللہ کو تکلیف دینا پسند نہ کیا۔ مگر گاڑی کی روانگی تک اسٹیشن پر ہی کھڑے رہے۔

۱۰؍ نومبر ۶۶ء بروز جمعرات پونے چھ بجے صبح گاڑی حیدر آباد پہنچی۔

---

یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ سفر محض دوستوں سے ملنے اور جماعتوں کو دیکھنے کے لئے اختیار کیا ہے اور یہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت کے زمانہ میں پہلا لمبا سفر ہے۔ اور عجیب حسن اتفاق ہے کہ یہ حضور ایدہ اللہ کی خلافت کے دوسرے سال کے پہلے دن شروع ہوا۔

# محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب فاضل مرحوم کی یادیں

(مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یالگرڈھی مربی سلسلہ احمدیہ لائلپور)

برادرم مکرم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب فاضل مربی سلسلہ بھی اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے اچانک شدید بیمار ہو جانے کی خبر سے طبیعت سخت پریشان ہوئی اور دن بدن اس پریشانی میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا اور بالآخر وہ ہو کر رہا جس سے دل گھبرا رہا تھا۔ مولانا مرحوم خاکسار کے پرانے بہترین اور مشفق رفیق تھے۔ بیسیوں مواقع پر کئی کئی دن ہم سفر رہے اور خاکسار نے ہمیشہ ان کی رفاقت میں خاص لُطف اٹھایا۔ گزشتہ ۳۲ سال کے عرصہ میں خاکسار نے مرحوم کو کبھی غصّہ۔ ہمّ و غم یا مایوسی کی حالت میں نہیں دیکھا۔ آپ کی تمام زندگی للہیّت اور روحانیت سے پُر تھی۔ اپنے اسلام قبول کرنے کا واقعہ اور اس سلسلہ میں پیش آنے والی تکالیف و مشکلات کا ذکر بڑی فدائیت کے رنگ میں سُنایا کرتے تھے۔ دورانِ گفتگو آپ کے ہونٹوں پر معصومانہ مسکراہٹ اور چہرہ پر خاص قسم کی بشاشت ہوتی تھی۔ اپنے ساتھی کے مشورہ کی بڑی قدر کرتے اور اپنی بات اور رائے پر کبھی اصرار نہ کرتے۔ اپنی بجائے دوسروں کے آرام کا زیادہ احساس تھا۔ کیسی ہی تنگی اور مشکل کا سامنا ہو میں نے انہیں ہمیشہ متوکّل اور خوش پایا۔ گِلہ کرنا ان کی عادت میں داخل ہی نہ تھا۔ کبر و نخوت کا نام تک نہ تھا۔ انکسار کا مجسم نمونہ تھے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے ہاتھ۔ زبان یا رویّہ سے کسی انسان کو کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی ہوگی۔ ایک سچّے مومن کی یہ علامت آپ میں موجود تھی کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے اسکے بھائی سلامتی میں ہوں۔

مہمان نوازی اور دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا یہ عالم تھا کہ خاکسار کو جب بھی آپ کے پاس جانے کا موقع ملا بڑے خلوص کا اظہار فرماتے اور بڑی دلداری سے پیش آتے۔ اپنے ساتھیوں کی خیر خواہی اور بھلائی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ سفر میں اپنا سامان خود اٹھانے میں کبھی عار محسوس نہ کرتے۔ اپنے ہم سفر کے آرام کا بڑا دھیان رکھتے۔ ۴۴ء ۱۹ کی گرمیوں کا ذکر ہے۔ برادرم شیخ صاحب مرحوم اور خاکسار کو ڈیرہ اسمٰعیل خاں جانے کا حکم ملا۔ وہاں ایک مناظرہ طے پایا تھا جو بعض قانونی پابندیوں کی وجہ سے بعد میں ہو نہ سکا۔ ہمارے ساتھ مناظرہ کی کتب کے دو وزنی ٹرنک اور کچھ دوسرا سامانِ سفر تھا۔ یہ تمام سامان بُک کروا کر ہم نے اپنے ساتھ ہی رکھا ہوا تھا۔ راستہ میں امرتسر۔ لاہور۔ کُندیاں اور دریا خاں کے ریلوے سٹیشنوں پر اور دریائے سندھ عبور کرنے کے لئے جہاز پر سامان چڑھانے اتارنے کے لئے خاکسار بار بار اصرار آپ سے کہتا کہ آپ یہ کام مجھ پر چھوڑ دیں مَیں آپ کی نسبت صحت مند ہوں لیکن آپ ہر بار یہ جواب دیتے کہ مَیں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ سب بوجھ آپ پر چھوڑ دوں اور خود ہاتھ پر ہاتھ دھرے دیکھتا رہوں۔ ایک مرحلہ پر فرمایا آپ سارا ثواب خود لینا چاہتے ہیں اور مجھے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔

مرحوم تو اب نہیں آئیں گے مگر مرحوم کی یاد ہمیشہ دل میں باقی رہے گی۔ ؏

جانیوالے تُو ہمیں یاد بہت آئے گا

---

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
روزنامہ الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

اے احمدی بچّو! وقفِ جدید کے چندہ کی ذمہ داری اب آپ پر ڈالی گئی ہے ہمّت اور بشاشت سے اس ذمہ داری کو ادا کیجئے
(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ کا ایک واقعہ

(مکرم مولوی محمد یاسین صاحب سابق محرر لنگرخانہ قادیان)

غالباً ۳۰-۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ نور اللہ مرقدہٗ نے جماعت کی طرف سے لارڈ ارون وائسرائے ہند کے ہندوستان سے واپس جانے کے موقع پر ایک کتاب بغرض تبلیغ اسلام تحفہ کے طور پر پیش کرنے کی تجویز فرمائی۔ لارڈ ارون نے تھوڑے دنوں کے بعد لنڈن واپس چلے جانا تھا اور وقت بہت تھوڑا رہ گیا تھا۔ ایک دن حضور المصلح الموعودؓ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو جو کہ اس وقت ناظر تعلیم و تربیت تھے ارشاد فرمایا کہ آج رات تحفہ لارڈ ارون صاحب کے مضمون کا کام مکمل کیا جائے گا۔ آپ ترجمہ کرنے والوں کا انتظام کریں۔ مضمون لکھکر روانہ کرتا رہوں گا۔ اور ساتھ ہی ترجمہ شدہ مضمون بھی دیکھتا رہوں گا۔

دفتر میں رخصت ہو چکی تھی (یہ عاجز ان دنوں حضرت میاں صاحب موصوف رضی کے ماتحت نظارت تعلیم و تربیت میں محرر تھا۔ اور دوسرے تمام عملہ کے چلے جانے کے بعد اکیلا دفتر میں موجود تھا)

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم رضی اللہ گھر سے واپس دفتر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج رات یہاں ترجمہ کا کام ہوگا۔ اسلئے دو گیسوں کا انتظام کرا چھوڑیں اور ان میں اتنا تیل ڈلوائیں کہ رات بھر جلتے رہیں۔ اور آپ خود بھی میرے ساتھ حاضر رہیں۔ بندہ نے حسب الحکم مکرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی دہلوی کو دو گیسوں کے لئے کہدیا۔ مغرب کے بعد دونوں گیس دفتر کے دونوں کمروں میں لٹکا دئے گئے۔ اور عشاء کی نماز کے بعد کام شروع ہوگیا۔ انگریزی میں ترجمہ کرنے والے اصحاب میں یہ بزرگ بھی شامل تھے۔

(۱) حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (۲) حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے مرحوم رضی (۳) حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے (۴) حضرت چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب بنگالی ایم۔اے مرحوم ایک دو اور بھی اصحاب تھے مگر افسوس کہ ان کا نام یاد نہیں رہا۔

غرضیکہ جب اصحاب ترجمہ کرنے کیلئے دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں عین مقررہ وقت پر تشریف لے آئے۔ دوسرے کمرے میں قاضی رشید احمد صاحب ارشد ٹائپ کی مشین لے آئے۔ اور خاکسار حسب ارشاد حضرت میاں صاحب مضمون لینے کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں قصر خلافت میں گیا۔ سیڑھیوں کے اوپر کے دروازہ میں دستک دی اور السلام علیکم عرض کیا۔ حضور پُر نور نے وعلیکم السلام فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا اچھا ٹھہریں ابھی آتا ہوں۔ چند منٹ کے بعد حضور ننگے پاؤں ہاتھ میں لیمپ لئے تشریف لائے اور دروازہ کھولکر مجھے مضمون دیا پھر دروازہ بند کرکے واپس تشریف لے گئے۔ بندہ سیڑھیوں سے اتر کر دفتر میں چلا آیا۔ اسکے بعد باقاعدہ سلسلہ چل پڑا۔ کہ بندہ دفتر سے ترجمہ شدہ مضمون لے کر حضور اقدس کی خدمت میں قصر خلافت میں حاضر ہوتا۔ حضور قصر خلافت کی اوپر کی سیڑھیوں پر ایک ہاتھ میں لیمپ اور دوسرے ہاتھ میں قلم لئے ہوئے تشریف لاکر مجھ سے مضمون لے کر مطالعہ کرنا شروع فرما دیتے لیمپ یہ عاجز پکڑ لیتا اور حضور اس طرح کھڑے کھڑے مطالعہ فرما کر مضمون پھر مجھے واپس دیدیتے اور ساتھ نیا لکھا ہوا مضمون بھی مجھے عنایت فرما دیتے

اس طرح کام ہوتے ہوتے ایک بجے کا وقت ہوگیا۔ بندہ جو ترجمہ شدہ مضمون لے کر حاضر ہوا تو حضور نے انگریزی مضمون حسب سابق مطالعہ فرمایا اور ایک لفظ پر گول نشان لگا دیا اور زبانی فرمایا کہ کہدینا "یہ لفظ خلاف محاورہ معلوم ہوتا ہے۔"

بندہ سیڑھیوں سے اتر رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ جو انگریزی کے اعلیٰ تعلیمیافتہ اصحاب نے ترجمہ کیا ہے اور ان کی غلطی حضور نے نکال لی ہے۔ . . . . . . میں دفتر میں پہنچا اور حسب الحکم ترجمہ کرنے والے اصحاب کے پاس دفتر میں آکر عرض کر دیا۔ اس پر سب ترجمہ کرنے والے متفکر ہوئے اور صحیح لفظ اس کی جگہ رکھنے کے لئے تلاش کرنے لگے بہت محنت کی آخر قریباً پون گھنٹہ کی تگ و دو کے بعد محاورات کی کتاب سے ایک لفظ حضرت چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب بنگالی ایم۔اے مرحوم رضی نے نکالا اور دوسروں سے مشورہ کیا۔ سب کی رائے ہوئی کہ یہ لفظ ٹھیک ہے۔ ترجمہ شدہ لفظ پر نشان کرکے اس کے اوپر نیا مجوزہ لفظ قلم سے لکھدیا گیا۔ اور مجھے مضمون دے کر ارشاد ہوا کہ اب جا کر حضورؓ کو دکھا آؤ۔ جب اصلاح شدہ لفظ بندہ نے حضور کے پیش کیا تو حضور نے فرمایا جزاک اللہ۔ یہ لفظ ٹھیک ہے۔

غرض تمام رات کام ہوتا رہا۔ اکثر ترجمہ کرنے والوں کی جو حالت میں نے بوجہ تھکاوٹ اور نیند اس رات دیکھی وہ قابل رحم تھی۔ مگر اس کے مقابلہ میں بندہ جب حضور المصلح الموعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور میری پہلی آواز کا جواب فوراً دیتے اور سیڑھیوں کے پاس تشریف لے آتے اور میں ایسا محسوس کرتا کہ حضور پُر نور میری آمد کے شدید منتظر تھے اس طرح ہوتے ہوتے جب آخری کاپی حضور ملاحظہ فرما رہے تھے تو صبح کی اذان کی آواز آ رہی تھی اور وہاں میری موجودگی میں چند منٹ کے بعد خادم مسجد نے نماز کی اطلاع دی تو فرمایا میں نماز پڑھانے آؤں گا احباب حضور فرماویں کہ حضور کو انگریزی زبان پر کس قدر عبور تھا۔ اور حضور سلسلہ کے کاموں کی خاطر کس قدر مشقت برداشت فرماتے تھے۔ اور حضور جماعتی کام کس قدر انہماک اور دلسوزی سے سرانجام دیتے تھے

یہ مضمون اس عاجز نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں احمدیہ ہوسٹل مزنگ لاہور میں جاکر سپرد کیا اور تحفہ ارون کے نام سے یہ مضمون کتابی شکل میں شائع ہوا تھا۔

اے خدا تو اپنے فضل سے ہمیں بھی سلسلہ کے کاموں کو پوری تندہی اور انہماک سے سرانجام دینے کی توفیق دے۔ اور ہم سب کا انجام بخیر فرما۔ آمین

## محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ادرحمہ کی وفات

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۲۵ دسمبر۔ افسوس کیساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ادرحمہ ضلع سرگودھا مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ چار بجے شام اپنے گاؤں میں بعمر ۶۲ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ موصیہ تھیں ان کے اعزہ مرحومہ کا جنازہ ۲۴ نومبر کی رات کو بذریعہ ٹرک ادرحمہ سے ربوہ لائے آج مورخہ ۲۵ نومبر کو نماز فجر کے بعد مسجد غلہ منڈی کے کھلے میدان میں امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم امیر صاحب مقامی نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ چوہدری ولی احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ ای اے سی کی صاحبزادی تھیں اور حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشتہ داروں میں سے تھیں۔ مرحومہ بہت دیندار تہجد گزار اور دعاگو خاتون تھیں غربا پروری آپ کا خاص شیوہ تھا۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اور گزشتہ کئی سال سے اپنے گاؤں میں سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کے فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔ گاؤں میں مرکزی کارکنوں کی آمد پر ان کے ساتھ بہت حسن سلوک سے پیش آتیں اور ان کی خدمت میں خاص لذت محسوس کرتیں۔ اگرچہ ان کے خاوند اور قریب ترین عزیز احمدی نہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان اور اخلاص میں ترقی کرتی چلی گئیں۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے آتیں اور سال کے دوران ویسے بھی ایک مرتبہ ربوہ آکر مرکز سلسلہ میں کچھ دن ضرور گزارتیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین اللھم آمین

## درخواست دعا

بندہ کی والدہ جان عرصہ دراز سے بخار و کھانسی سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ نیز میری والدہ صاحبہ درد شقیقہ میں مبتلا رہتی ہیں۔ احباب دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار محمد صدیق خان ۵۰/۷۔ جی۔ جی روڈ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنے والے احباب

## ایسے افراد کے ناموں کی اشاعت کی ذمہ داری متعلقہ جماعتوں پر ہوگی

چونکہ مقامی طور پر چندہ وصول کرنے کی اطلاع مرکز کو کچھ عرصہ بعد میسر آتی ہے۔ اس لئے ۲۹ رمضان سے پہلے سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء مرکز کی طرف سے الفضل میں شائع کروائے جائیں۔ تو کچھ افراد کے نام اشاعت سے رہ جاتے ہیں۔ سو امسال عہدیداران جماعت سے بالخصوص سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر ۲۹ رمضان کے معاً بعد ایک جامع فہرست تیار کریں جس میں ان کی جماعت کے جملہ مجاہدین جو اپنا چندہ سو فی صدی ادا کر چکے ہوں مذکور ہوں اور ایسی فہرست دفتر ہذا کو اولین فرصت میں ارسال فرما دیں۔ امسال انشاء اللہ۔ مقامی عہدیداران کی تیار کردہ فہرستیں ہی اشاعت پذیر ہوں گی۔

۲۹ رمضان سے پہلے جو فہرستیں قسط وار دفتر ہذا میں موصول ہوں گی وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور پیش کر دی جائیں گی لیکن ان کی اشاعت الفضل میں نہ کی جائے گی۔ الفضل میں وہی فہرستیں شائع ہوں گی جو ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد جامع طور پر مرکز کو مہیا کی جائیں گی۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

# ناظمین اطفال و قائدین مجالس

## توجہ فرمائیں

(مہتمم صاحب اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں اطفال الاحمدیہ کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات عالیہ آپ تک پہنچ چکے ہیں اور حضور کے ارشادات کی تعمیل میں جد و جہد تیز کرنے کے لئے صدر مجلس کا پیغام بھی آپ نے پڑھ لیا ہوگا اس ضمن میں جملہ ناظمین اطفال و قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ امام وقت کے ان ارشادات کی تعمیل میں آپ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مبارک تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں آپ کا ممد و معاون ہو۔

آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے جملہ اطفال کے کوائف مندرجہ ذیل گوشوارہ کے مطابق جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تا حضرت امیر المومنین کی خدمت میں شعبہ ہذا کی طرف سے مجموعی رپورٹ بھجوائی جا سکے۔

| نام مجلس | کل تعداد اطفال | وقف جدید میں وعدہ لکھوانے والے اطفال کی تعداد | کل وعدہ | ادائیگی کی کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | | | | |

نیز آئندہ ہر ماہ اپنی رپورٹ کارگزاری بھجتے وقت شعبہ وقف جدید کی مساعی کی مکمل رپورٹ ضرور درج کیا کریں

جزاکم اللہ احسن الجزاء

# دعائے مغفرت

میرے چچا جان شیخ عظمت اللہ صاحب برادر خورد شیخ قدرت اللہ صاحب ۲۲/۱۱/۶۶ بوقت ۳½ بجے صبح بروز منگل وفات پا گئے ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار شیخ حبیب اللہ کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ

# جماعت ہائے احمدیہ ساہی وال کی تعزیتی قرارداد

جماعت ہائے احمدیہ ساہی وال (منٹگمری) کا یہ ہنگامی اجلاس محترم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے مرحوم بہت سی صفات حسنہ کے مالک تھے چالیس سال تک امیر جماعت کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت کے علاوہ ہر خاص و عام کی بے لوث خدمت کرتے رہے ہیں۔ بچپن سے ہی مرحوم اپنے والد محترم کی طرح خداداد قابلیت کے مالک تھے اور خدمت خلق کے جذبہ کے تحت جماعت کے کاموں میں بڑی سے بڑی قربانی کر کے افراد جماعت کو احکام سلسلہ سے متعارف کرواتے رہے۔ جماعت احمدیہ ساہی وال (منٹگمری) کی ترقی میں ان کا خاص حصہ ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ ساہی وال (منٹگمری) کی موجودہ پیدا کردہ جائیداد انہی کی مرہون منت ہے۔ مرحوم ایک ولی اللہ تھے۔ مولیٰ کریم سے دعا ہے کہ مرحوم کو علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس خلاء کو جو مرحوم کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے اپنے فضل سے پُر کرے۔ آمین۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہی وال (منٹگمری) کا یہ اجلاس محترمہ بیگم صاحبہ، پسران و دختران اور دوسرے عزیز و اقارب چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خدمات اور صالح جذبہ کے طفیل انہیں بلند درجات سے نوازے آمین۔ آپ اور ہم سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

خاکسار:- نذیر احمد باجوہ

(امیر جماعت ہائے احمدیہ۔ ضلع منٹگمری (ساہیوال)

# محترم نیک محمد خاں صاحب غزنوی مرحوم کی یاد میں

محترم نیک محمد خاں صاحب غزنوی مرحوم کی وفات کی خبر الفضل میں پڑھ کر دل کو بہت صدمہ ہوا۔ اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ مرحوم کے ذریعہ سے ہی مجھے احمدیت کی نعمت ڈیڑھ دو دن میں حاصل ہوئی تھی۔ جب کہ مرحوم حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ جو فوج میں کشمیر سے لے کر آئے تھے۔ ان کی خدمت پر مامور تھے۔ یہ ۱۹۳۰ء کی بات ہے۔ آپ ہمارے کیمپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں لاتے اور ہم کو دیتے اور سناتے تھے۔ مجھے ایک دفعہ درثمین فارسی دی۔ میں چونکہ فارسی جانتا تھا۔ حضور کے فارسی نظموں نے مجھے اتنا متاثر کیا کہ میں فوراً احمدی ہو گیا۔ بیعت کا خط قادیان لکھ دیا اور آج تک اللہ تعالیٰ نے مجھے استقامت بخشی ہے۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ خوش اخلاق۔ خوش اطوار اور مہمان نوازی میں کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ جب کبھی میں ربوہ جلسہ پر آتا۔ مجھے اپنے گھر چائے پر بلاتے اور میرے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

(ماسٹر نور الحق از چارسدہ)

# چندہ تحریک جدید اور ایک جماعت کی نیک مثال

بستی گٹیانوالی ضلع رحیم یار خاں میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس نے نئے سال کے وعدے ماہ نومبر ہی میں تمام کے تمام ادا بھی کر دئے ہیں۔ لہٰذا تمام جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ بھی اس کی تقلید کرتی ہوئیں اپنے وعدے جلد بھجوا دیں اور سال کے شروع میں ہی ادائیگی کی بھی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل سیٹ دس جلدوں میں
ہدیہ رعایتی [illegible] روپے علاوہ محصولڈاک
ملنے کا پتہ:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## مسل نمبر ۱۸۴۷:۔

میں مبارکہ خانم زوجہ خان اکبر خان صاحب اصغر قوم پٹھان گگے زئی پیدائشی احمدی ساکن ۳/۲۴ معلم آباد ڈاکخانہ کراچی ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ میرا حق مہر مبلغ ۳۲ روپے تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل:۔

i چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزنی ۵ تولہ

ii کانٹے طلائی ا جوڑی وزن ا تولہ

iii انگوٹھی طلائی ا عدد وزن ½ ماشہ

کل وزن ½۱ ماشے ۶ تولے

قیمت ۔۔ ۷۵۲ روپے ہے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کسی ذریعہ سے کوئی آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرح اول ۳/۱ روپے۔

الامۃ:۔ مبارکہ خانم

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ اکبر خان خاوند موصیہ۔

## مسل نمبر ۱۸۴۸:۔

میں سلمیٰ آفتاب بنت قریشی آفتاب احمد بسمل قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱۰ جہانگیر روڈ ویسٹ ڈاکخانہ کراچی نمبر ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اور مجھے میرے والد بزرگوار صاحب سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۱۳ اگست ۶۶ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ سلمیٰ آفتاب بقلم خود (شرح اول ۳/۱)

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ آفتاب احمد بسمل والد موصیہ۔

## مسل نمبر ۱۸۴۹:۔

میں احسان الحق اعجاز ولد میر صلاح الدین احمد صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ ہال میگزین لین ڈاکخانہ کراچی نمبر ۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے تنخواہ مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۱۹ اگست ۶۶ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ (شرح اول ۳/۱ روپے)

العبد:۔ احسان الحق اعجاز بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ عالم الدین ولد علی محمد صاحب احمدیہ ہال۔ میگزین لین کراچی نمبر ۳۔

## مسل نمبر ۱۸۵۰:۔

میں عبد السبحان ناصر صدیقی ولد حافظ اللہ رکھا قوم صدیقی پیشہ خادم مسجد عمر ۲۹ سال بیعت ۱۴ اپریل ۱۹۵۲ء ساکن مسجد احمدیہ حسین آگاہی ملتان شہر ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی منقولہ جائداد ہے۔ میرا گزارہ ماہوار الاؤنس پر ہے جو مجھے بطور خادم مسجد مبلغ پچاس روپے ماہوار جماعت ملتان شہر کی طرف سے ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اپنی زندگی میں جس قدر کمی بیشی میری آمد میں ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو دیتا رہوں گا۔ میری میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہوگی۔ یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ عبد السبحان ناصر صدیقی۔ مسجد احمدیہ حسین آگاہی ملتان شہر

گواہ شد:۔ منیر احمد بقلم خود سیکرٹری اصلاح و ارشاد و سیکرٹری وقف جدید۔ ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الرؤف سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ ملتان۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

**رمضان المبارک یا ماہ نزول القرآن**

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے چنانچہ اس سال بہ نسبت گزشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱ جنوری ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی ہم نے تیس مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوالیں اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہوگا۔

**تاج کمپنی لمیٹڈ** پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

**زوجام عشق کلاں بہ نسخہ خاص**

قوت و طاقت دینے میں بے نظیر ہیں جسم کے تمام اعصاب میں قوت کی لہریں دوڑ جاتی ہیں۔ ایک ماہ کورس سولہ روپے

**طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ**

مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا **مجبوب مفید اٹھرا** مکمل کورس ۱۵/- اولاد نرینہ کیلئے مجرب دوا **اکسیر اولاد نرینہ** مکمل کورس ۱۵/- **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ **گولبازار ربوہ**

# اسلامی پردہ کی حدود اور غرض و غایت!

## عورتوں کو تمام علمی اور تربیتی کاموں سے الگ رکھنا اسلامی تعلیم کا منشاء نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلامی پردہ کی حدود اور غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض علاقوں میں پردہ کے متعلق ایسے تشدد سے کام لیا جاتا تھا کہ وہ ڈولیوں کو بھی پردوں میں سے گزارتے تھے۔ چنانچہ میں نے خود دیکھا کہ عورتوں کو ڈولی میں لاتے اور پھر ڈولی کے اردگرد پردہ تان کر انہیں گاڑی میں سوار کراتے اور بعض قوموں میں اس سے بھی بڑھ کر یہ پردہ ہوتا تھا کہ وہ کہتے تھے عورت ڈولی میں آئے تو پھر اس کا جنازہ ہی گھر سے نکلے مگر یہ لوگوں کے خود ساختہ پردے ہیں جو صریح ظلم ہیں اور ان کا اثر عورتوں کی صحت اور ان کے اخلاق اور ان کے علم اور ان کے دین پر بہت ہی گندا پڑا ہے۔

قرآن اور حدیث سے اس قسم کے پردے کا پتہ نہیں چلتا۔ بلکہ قرآن کریم سے صریح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ اگر انہیں باہر نکلنے کی اجازت نہ ہوتی تو غض بصر کے حکم کی بھی ضرورت نہ ہوتی۔ پھر تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خود آپؐ کی بیویاں اور آپؐ کی بیٹیاں باہر نکلتی تھیں ان کا جنگوں پر جانا۔ کھیتوں زمینوں پر کام کرنے کے لئے جانا حاجات بشریہ پورا کرنے کے لئے جانا علم سیکھنے اور سکھانے کے لئے جانا یہ نہایت ہی کثرت کے ساتھ ثابت ہے اور چھوٹی سے چھوٹی تاریخ سے بھی اس کے ثبوت مل سکتے ہیں پس اسلام ہرگز یہ حکم نہیں دیتا کہ عورتیں گھروں میں بند ہو کر بیٹھ جائیں اور نہ ابتدائے اسلام میں مسلمان عورتیں ایسا کرتی تھیں بلکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سننے آتی تھیں جنگوں میں شامل ہوتی تھیں، زخمیوں کی مرہم پٹیاں کرتی تھیں، سواری کرتی تھیں، مردوں سے علوم سیکھتی اور سکھاتی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق تو یہاں تک ثابت ہے کہ آپ مردوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنایا کرتی تھیں بلکہ خود لڑائی کی بھی ایک دفعہ آپ نے کمان کی۔ غرض ان کو پوری عملی آزادی حاصل تھی صرف اس امر کا ان کو حکم تھا کہ اپنے سر گردن اور مونہہ کے وہ حصے جو سر اور گردن کے ساتھ وابستہ ہیں ان کو ڈھانپے رکھیں تاکہ وہ راستے جو گناہ پیدا کرتے ہیں بند رہیں۔ اور اگر اس سے زیادہ احتیاط کر سکیں تو نقاب اوڑھ لیں لیکن یہ گھروں میں بند رہیں اور تمام علمی اور تربیتی کاموں سے الگ رہیں یہ ہرگز اسلامی تعلیم [illegible] مراد اس پر پہلے کبھی عمل ہوا ہے احادیث میں آتا ہے احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ آپؐ اس کے زمانہ میں صحابہ کرام سے ہمیشہ دوستانہ مقابلے کرایا کرتے تھے جن میں تیراندازی اور دوسرے فنون حرب اور قوت و طاقت کے مظاہرے ہوتے تھے۔ ایک دفعہ اسی قسم کے کھیل آپؐ نے مسجد میں بھی کرائے اور حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اگر دیکھنا چاہو تو میرے پیچھے کھڑے ہو کر کندھوں کے اوپر سے دیکھ لو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپؐ کے پیچھے کھڑی ہو گئیں اور انہوں نے تمام جنگی کرتب دیکھے۔ (بخاری کتاب العیدین) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام عورت کو فنون حرب سے واقف رکھنا بھی ضروری قرار دیتا ہے تاکہ وقت پڑنے پر وہ اپنی اور اپنے ملک کی حفاظت کر سکے۔"

(تفسیر کبیر)

### درخواست دعا

خاکسار کے نانا جان چوہدری عبدالمنان خالصہ صاحب کلا گڑھی کا آج ۲۶ ؍۱۱؍۶۶ کو ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لائل پور میں مثانہ کا دوسرا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔"

(عبدالسمیع خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

## ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لندن ۲۶۔ نومبر۔ صدر ایوب نے برطانوی وزیر اعظم ولسن اور دوسرے لیڈروں کو بتا دیا ہے کہ برطانیہ، دوسرے مغربی ممالک اور خاص طور پر امریکہ بھارت کو جو فوجی امداد دے رہے ہیں اس سے پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے ان زبردست جنگی تیاریوں کا بھی ذکر کیا جو بھارت اپنے طور پر کر رہا ہے انہوں نے ایٹم بم بنانے کی بھارتی کوششوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر ولسن پر یہ واضح کر دیا ہے کہ اگر ایک ملک ایٹم بم بنا لیتا ہے تو دوسرا بھی بنا سکتا ہے اور اس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہوگا کہ دنیا زبردست کشیدگی کا شکار ہو جائے گی۔

صدر نے کہا کہ اگرچہ بھارت اپنی جنگی تیاریوں اور فوجی امداد کے بارے میں مغربی طاقتوں اور امریکہ کو چین کا ہوا کھڑا کر کے مطمئن کر دیتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی زبردست فوجی قوت کو کسی بھی ہمسایہ کے خلاف جن میں پاکستان بھی شامل ہے استعمال کر سکتا ہے انہوں نے بھارت کی زبردست فوجی تیاریوں کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ بھارتی حکومت نے اعلان تاشقند کو بھی طاق نسیاں پر رکھ دیا ہے اور وہ کشمیر کے بارے میں ہٹ دھرمی پر مبنی اپنے پرانے رویہ کو اختیار رکھے ہوئے ہے۔

● پراگ ۲۶ نومبر۔ بلغاریہ کا ایک مسافر بردار طیارہ چیکوسلاویکیہ کے شہر براٹسلاوا کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ اور اس میں سوار ۸۲ افراد ہلاک ہو گئے یہ طیارہ بلغاریہ سے مشرقی جرمنی جا رہا تھا کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے اسے براٹسلاوا میں اترنا پڑا لیکن دھند اور کہر کی وجہ سے رن وے پر ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔

● نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ گائے کے تحفظ کی کمیٹی کی اپیل پر کل دہلی میں ہڑتال شروع ہوئی اور مظاہرے کئے گئے پولیس نے دن کے دو بجے تک ۲۸ افراد کو گرفتار کیا ان میں کچھ سادھو اور مخالف سیاسی پارٹیوں کے رہنما بھی شامل ہیں توڑ پھوڑ اور ہنگاموں کو روکنے کے لئے زبردست حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اور بڑے بڑے بازاروں اور اہم مقامات پر پولیس کے دستوں کا گشت جاری ہے۔

دارالحکومت میں مظاہروں کا نیا سلسلہ جگت گورو شنکر اچاریہ کی گرفتاری کے بعد شروع ہوا ہے جنہیں دہلی سے پانڈیچری بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے گائے کا ذبیحہ رکوانے کے لئے دارالحکومت میں مرن برت شروع کیا تھا لیکن وزیر داخلہ مسٹر چوہان کے حکم پر انہیں گرفتار کر لیا گیا اور ہوائی جہاز کے ذریعہ سابق فرانسیسی مقبوضہ پانڈیچری بھیج دیا گیا۔

● اٹاوہ ۲۶۔ نومبر وزیر اعظم مسٹر پیرسن نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ میں عوامی جمہوریہ چین کو نمائندگی دلانے کی کوشش ناکام رہی تو اس بات کا امکان ہے کہ کینیڈا چین کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرے گا۔ وہ کل پارلیمنٹ میں خارجہ پالیسی کے بارے میں نیو ڈیموکریٹک پارٹی کے قائد ٹی سی ڈگلس کے سوالات کا جواب دے رہے تھے مسٹر ڈگلس نے پوچھا تھا کہ کیا کینیڈا جمہوریہ چین کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے بعد مغربی ملکوں کو اپنا ہم خیال بنا سکے گا۔ مسٹر پیرسن نے کہا کہ کینیڈا چین کو اقوام متحدہ میں نمائندگی دلانے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ لیکن یہ کوشش ناکام رہی تو ہم اس سے اپنے سفارتی تعلقات قائم کریں گے۔ اور اسطرح چین بھی کینیڈا کو تسلیم کر لے گا۔

● راولپنڈی ۲۶ نومبر ہالینڈ کی ۱۳ ارکان پر مشتمل ہاکی ٹیم پاکستان کے چند ہفتہ دورے پر آئندہ سال ۳۰ جنوری کو کراچی پہنچے گی ہالینڈ کی ٹیم کو پاکستان آنے کی دعوت پاکستان ہاکی فیڈریشن نے دی تھی۔ اپنے قیام کے دوران مہمان ٹیم متعدد ٹسٹ اور زونل میچ کھیلے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴